

## 20424 - عقد نکاح کرتے وقت شادہ؛ ک؛ ن؛ ت؛ نہ؛ 1740#؛ تہ؛ 1740#؛ 1740#

### سوال

میں نے ایک لڑکی سے سفید شادی - کسی منفعت اور مصلحت کی وجہ سے - نکاح کیا تھا ، اور قانونی اعتبار سے تو یہ شادی صحیح اور سلیم تھی کیونکہ ہم نے یہ شادی باقاعدہ گواہوں کی موجودگی اور لڑکی کے والدین اور اپنے والدین کی موجودگی میں اندراج کروائی تھی -

لیکن میری نیت شادی کرنے کی نہیں تھی کہ میں حقیقتاً شادی کر رہا ہوں نیت یہ تھی کہ قانون کے سامنے ہم یہ ظاہر کریں گے کہ شادی شدہ ہیں ، عقد نکاح کو پانچ برس گزرنے کے باوجود ہم نے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے ، اور اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم علیحدہ نہ ہوں اور نہ ہی میں اسے طلاق دوں بلکہ ہم خاوند اور بیوی بن کر رہنا چاہتے ہیں -

اب ہماری نیت شادی کرنے کی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں تجدید نکاح کرنا ہوگا کہ نہیں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سفید شادی نامی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب شروط کے ہوتے ہوئے ایجاب و قبول ہو جائے تو نکاح واجب ہوتا ہے چاہے عقد نکاح کرنے والے طرفین یا ان میں کوئی ایک طرف یہ نکاح بطور کھیل یا مذاق ہی کر رہا ہو -

احناف ، حنابلہ کا مسلک یہی ہے اور مالکیہ کے ہاں بھی یہی معتبر ہے اور شوافع بھی اسے ہی صحیح قرار دیتے ہیں -

دیکھیں فتح القدیر ( 3 / 199 ) المغنی لابن قدامہ ( 7 / 61 ) کشاف القناع ( 5 / 40 ) حاشیۃ الدسوقی ( 2 / 221 ) بلغۃ

السالک ( 2 / 350 ) نہایۃ المحتاج ( 6 / 209 ) روضۃ الطالبین ( 8 / 54 ) ،

ان سب کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہی ہے اور مذاق بھی حقیقت ہی ہے ، نکاح ، طلاق ، اور رجوع کرنا )

سنن ابوداؤد حدیث نمبر ( 2194 ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 11849 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2039 ) اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے التلخیص الحبیر ( 3 / 424 ) میں حسن قرار دیا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی ( 944 ) میں بھی حسن کہا ہے ۔

یعنی یہ تین کام حقیقی طور پر کیے جائیں تو حقیقی ہوں گے اور اگر یہ بطور مذاق کیے جائیں تو بھی حقیقت ہی ہوں گے ۔

اور ہزل سے مراد یہ ہے کہ لفظ سے وہ معنی مراد لیا جائے جس کے لیے لفظ بنایا نہیں گیا ، اور یہ اسی فعل پر منطبق ہوتا ہے جو آپ لوگوں میں عقد نکاح میں کیا ہے کیونکہ تم نے عقد نکاح کا اندراج تو کروایا ہے اور شادی نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

( عام علماء کرام کے ہاں مذاق میں طلاق دینے والے کی بھی طلاق واقع ہو جائے گی ، اور اسی طرح اس کا نکاح بھی صحیح ہے جیسا کہ مرفوع حدیث کے متن بھی اس کا ذکر ہے ، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے ہاں بھی یہی ہے اور جمہور علماء کرام کا بھی یہی قول ہے ) دیکھیں الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ ( 6 / 63 )

اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

( مراسیل حسن میں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں :

جس نے بطور کھیل نکاح کیا یا طلاق دی یا بطور کھیل غلام آزاد کیا تو یہ ہو گیا ) ۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

چار چیزیں ایسی ہیں جب ان کے بارہ میں بات کی جائے تو وہ جائز ہو جاتی ہیں : طلاق ، آزاد کرنا ، نکاح ، اور نذر ماننا

اور امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کوئی مذاق اور کھیل نہیں : طلاق ، غلام آزاد کرنا ، اور نکاح کرنا ۔

اور ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ :

تین چیزوں میں کھیل بھی حقیقت پر مبنی ہے : طلاق ، غلام آزاد کرنا ، اور نکاح کرنا ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں : نکاح چاہے مذاق میں ہو یا حقیقت میں یہ برابر ہے ۔ انتھی ۔

دیکھیں اعلام الموقعین ( 3 / 100 ) ۔

تو اس بنا پر آپ کے لیے تجدید نکاح کرنا ضروری اور لازم نہیں ، بلکہ آپ پہلے ہی نکاح پر خاوند اور بیوی ہیں ۔

واللہ اعلم .